روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 16 جنوری 2002ء یکم ذی قعدہ 1422 ہجری - 16 صلح 1381 ھش جلد 52-87 نمبر 14

میت کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اس کے لئے اچھی دعا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عندالمریض و المیت حدیث نمبر 1527)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے اور خدائے تعالیٰ کے عجائباتِ قدرت میں غور کرتا رہے کیونکہ اس سے محبتِ الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدائے تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساس موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آ جائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 34)

احمدی مائیں وقف جدید کی اہمیت سمجھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے احمدی ماؤں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

بچوں کے ذہنوں میں اس کام (وقف جدید) کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقف جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں۔ جب تک خود آپ کے ذہن میں وقف جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

(الفضل 11 فروری 1968ء)

تمام احمدی ماؤں سے درخواست ہے کہ وہ وقف جدید کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کو دفتر اطفال وقف جدید میں شامل کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

برصغیر کے معروف شاعر' بلند پایہ قلمکار' کہنہ مشق اور نڈر صحافی

ایڈیٹر ہفت روزہ لاہور محترم ثاقب زیروی صاحب انتقال کر گئے

آپ جماعت اور خلافت احمدیہ کے سچے وفادار اور دیرینہ خادم سلسلہ تھے

احباب جماعت کو دلی افسوس اور غم کے ساتھ یہ خبر دی جاتی ہے کہ نصف صدی تک صحافت کے میدان میں بے پناہ خدمات سرانجام دینے والے بلند پایہ قلمکار' عالمی شہرت یافتہ شاعر' مترنم نظم خواں' بانی وایڈیٹر ہفت روزہ لاہور محترم ثاقب زیروی صاحب مورخہ 13 جنوری 2002ء بروز اتوار آٹھ بجے شب لاہور میں حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 84 سال تھی۔ آپ گزشتہ کئی سالوں سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے لیکن بڑی جوانمردی کے ساتھ صحافت کی خدمت کی۔ چند سال قبل برین ہیمبرج کی وجہ سے آپ کے دماغ کا آپریشن ہوا جس سے آپ کو معجزانہ رنگ میں شفا عطا ہوئی۔

نماز جنازہ

مورخہ 14 جنوری بروز سوموار صبح ساڑھے آٹھ بجے دارالذکر لاہور میں آپ کی نماز جنازہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر ضلع لاہور نے پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت لاہور نے شرکت کی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کا جسد خاکی قبل دوپہر دارالضیافت ربوہ میں پہنچا۔ بیت المبارک میں بعد نماز ظہر آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی دعا کروائی۔

آپ کی نماز جنازہ اور تدفین میں بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دارالضیافت سے بیت المبارک اور پھر بیت المبارک سے بہشتی مقبرہ تک خدام ربوہ نے ایک دائرہ بنایا اور آپ کے جسد خاکی کو کندھا دے کر اعزاز کے ساتھ تدفین کے فرائض انجام دیئے۔ حسن انتظام کے لئے خدام الاحمدیہ مقامی کے اراکین عاملہ کی نگرانی میں ساڑھے تین سو سے زائد خدام نے ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دیئے بیت المبارک میں احباب کی ایک کثیر تعداد نے شاعر لاہور جناب ثاقب زیروی کا آخری دیدار کیا۔

خاندان وابتدائی حالات

آپ کا اصل نام چوہدری محمد صدیق تھا لیکن ثاقب زیروی کے نام سے شہرت پائی۔ آپ کے والد حضرت حکیم مولوی اللہ بخش خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے جو زیرہ ضلع فیروز پور کے ایک زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے تھے انہیں 1905ء میں احمدیت کی قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور احمدیت کے لئے خاندانی جاگیر اور جاہ و حشمت کی قربانی دے دی۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کی پیدائش اندازاً 1918ء کی ہے۔ 1934ء میں آپ نے میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد ادیب فاضل، منشی فاضل اور

باقی صفحہ 7 پر

عرفانِ حدیث نمبر 97

مرتبہ: عبدالسمیع خان

وسیع مغفرت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ایک شخص سفر پر جارہا تھا کہ اس نے راستے میں ایک کانٹے دار ٹہنی دیکھی تو اسے ہٹادیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی فرمائی اور اسے بخش دیا۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب فضل التھجیر حدیث نمبر615)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہؓ کی اخذ کی گئی ہے۔ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ایک شخص رستے میں جارہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسافر کا واقعہ سنایا کہ ایک مسافر رستے پر جارہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی قدردانی فرمائی اور اسے بخش دیا۔ اب اس کے پاس اور کچھ بھی نہ ہو خرچ کرنے کے لئے تو تکلیفیں دور کردے۔ یہ مراد نہیں کہ آپ کبھی ایک ٹہنی ہٹا دیں تو آپ ساری عمر کی نیکیاں کما گئے۔ مضمون کی گہرائی میں اتر کے سمجھنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے کسی عام انسان کا بیان نہیں ہے۔ یہ اس میں مضمر ہے کہ وہ ایک غریب شخص ہوگا۔ ایسا غریب شخص جو بنی نوع انسان کی خدمت کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ ایسا شخص بعض دفعہ دکھ دور کر کے خدمت کر دیا کرتا ہے رستے سے کانٹا ہٹا دیتا ہے تو ایک خدمت کر دیتا ہے۔ تو اس نے اس خیال سے جھاڑی ہٹائی کہ کسی ننگے پاؤں چلنے والے کے پاؤں کو نقصان نہ پہنچ جائے یہ بھی میرا ایک صدقہ ہے۔ تو فرمایا اس کی قدردانی اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ چونکہ اس کے مزاج میں یہ بات داخل تھی وہ بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا تھا کہ اسے بخش دیا۔

(ترمذی باب ماجاء فی اماطۃ الاذی عن الطریق)

تو آپ میں سے وہ جو مثلاً وقف ہیں بنی نوع انسان کی خدمت پر جیسا کہ اب ہومیو پیتھک کا جماعت میں ایک جوش پھیلا ہے۔ مفت دوائیں تقسیم کرتے ہیں، بیمار گھروں میں جا کر بھی ان کو پوچھتے ہیں تو اس کو معمولی کام نہ سمجھیں، یہ بخشش کا ایک بہانہ ہے۔ اور جو اللہ کی رضا کی خاطر اس کے بندوں کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بھلاتا نہیں کیونکہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ تھوڑے پر شکر کرو تو اللہ کے مقابل پر تو بندے کی ہر خدمت ہی تھوڑی ہے تو کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ بندوں سے تو کہے کہ تھوڑے پر شکر کرو اور آپ تھوڑے پر شکر نہ کرے۔ آپ بھی شکر کرتا ہے اور بندے کی ہر خدمت تھوڑی ہے اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ تو گویا کہ ہر خدمت پر شکر کرتا ہے اور یہ بھی اسی شکر کی مثال ہے ایک کانٹا ہٹانے پر بھی خدا شکر کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنا یہ ہے۔

(روزنامہ الفضل 15 مارچ 1999ء)

مذاہب عالم میں ملائکہ کا تصور

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

ملائکہ کا تصور اکثر و بیشتر مذاہب میں پایا جاتا ہے اور بہت سی باتوں میں یہ تصور اشتراک رکھتا ہے اس مختصر نوٹ میں اس مشترک تصور کے متعلق کچھ بیان کرنا مقصود نہیں بلکہ بعض امتیازات کا ذکر مطلوب ہے۔

☆ موجود مذاہب میں تعداد واقسام وقوت کے لحاظ سے مزدلینا مذہب (زردشتی مذہب) میں ملائکہ کا تذکرہ غیر معمولی ہے۔ اور بعض ملائکہ سے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ ان کے حضور قربانیاں پیش کی جاتی ہیں ان کی رضاء کے حصول کی جدوجہد کی جاتی ہے اور ثانوی حیثیت میں وہ الوہیت میں حصہ پاتے ہیں۔

☆ ویدوں میں بھی ملائکہ کو دیوتائی مقام دیا گیا ہے ان سے دعائیں مانگی جاتی ہیں ان کی خدمت میں نذرانے اور ہدیے پیش کئے جاتے ہیں۔ نیز بعض دیوتاؤں کے ضرر رساں پہلوؤں کا بھی بیان ہے اور ایک دیوتا کے ایک اور دیوتا کو قتل کرنے اور ایک دیوی کی رتھ توڑنے کا بھی ذکر ہے۔

☆ بائبل میں ملائکہ کا تفصیلی ذکر ہے جو بالعموم خدا تعالیٰ کے نمائندہ اور خدا تعالیٰ کی آواز بندوں تک پہنچانے کے لئے ایلچی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بائبل کی پہلی کتاب میں ایک غیر معمولی بات لکھی ہے:۔

”جب روئے زمین پر آدمی بڑھنے لگے تو ان کے بیٹیاں پیدا ہوئیں تو خدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خوبصورت ہیں اور جن کو انہوں نے چاہا ان سے بیاہ کر لیا (پیدائش باب 6 آیت 1 تا 3)

خدا کے بیٹوں سے کیا مراد ہوسکتا ہے؟ بائبل کے مفسرین اس سوال کو حل نہیں کر سکے اس لئے بعض مفسرین نے خدا کے بیٹوں سے ملائکہ مراد لئے ہیں۔

نئے عہدنامہ میں ملائکہ کا تصور پرانے عہدنامہ سے بالعموم تو مختلف نہیں مگر مسیحیت میں روح القدس کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اور اس کو الوہیت کے تین اقانیم میں سے ایک اقنوم قرار دیا گیا ہے خود نئے عہدنامہ میں اس کا واضح ذکر نہیں ہے۔

نئے عہدنامہ کی کتاب اعمال میں ایک واقعہ لکھا ہے۔ کہ پطرس کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر قید خانہ سے رہا کرنے کے سامان کئے اور وہ اس گھر میں پہنچے جہاں ان کے باقی ساتھی ٹھہرے ہوئے تھے تو ایک خادمہ رُودی نام نے کھڑکی سے جھانک کر پطرس کو دیکھا اور اس کے ساتھیوں کو بتایا تو انہوں نے کہا تو دیوانی ہے۔ اس کا فرشتہ ہوگا۔

(اعمال باب 12 آیت نمبر 12)

ان الفاظ میں قدیم زمانہ کے اس رائج خیال کی طرف اشارہ ہے کہ ہر شخص کا ایک فرشتہ ہوتا ہے جو اس کا ہم شکل ہوتا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے کتاب توضیح مرام اور آئینہ کمالات اسلام میں ملائکہ کے مضمون کو نہایت تفصیل سے تحریر فرمایا ہے۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے یہاں صرف ایک اشارہ درج کیا جاتا ہے۔

فرماتے ہیں:۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

قادرانہ تجلیات کے روح پرور مناظر

قسط دوم آخر

اسی کی عدالت کا ایک اور واقعہ ہے- کہ ایک- دن حضور کی پیشی کے روز اس نے شاید لوگوں کی بھیڑ دیکھ کر باہر کھلی جگہ پر عدالت لگائی- اور سوال کیا کہ کیا آپ کو نشان نمائی کا دعویٰ ہے؟

آپ نے بڑے جلال سے فرمایا-

ہاں خدا تعالیٰ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر فرماتا ہے-

ظاہر ہے مجسٹریٹ کا یہ سوال استہزا اور طعن کا پہلو رکھتا تھا- آپ نے تھوڑی دیر سکوت فرمایا- خدا عزیز وقدیر سے طالب نصرت ہوئے اور پھر جوش کے ساتھ فرمایا-

''جو نشان آپ چاہیں میں اس وقت دکھا سکتا ہوں''

مگر مجسٹریٹ اس غیر متوقع جواب سے ایسا مرعوب ہوا کہ آگے سے بات کرنے کی جرات نہ کی کامل یقین ہے کہ وہ نشان طلب کرتا تو اسی وقت ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوتا- مگر افسوس مجسٹریٹ کے سناٹے میں آ جانے سے دنیا ایک بڑے نشان سے محروم رہ گئی- مگر اپنی ذات میں یہ واقعہ ہی ایک درخشندہ نشان نصرت الٰہی کا تھا اور یہ ہرگز کوئی کم نشان نہ تھا-

یہ آریہ مجسٹریٹ مختلف طریقوں سے تدبیریں کرکے پریشان کرنے کی کوشش کرتا رہا- اس مرد خدا نے تو اعلان عام کیا ہوا تھا-

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصاں نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنیوالی ہے

میں حیرت اور استعجاب میں ڈوبا ایک طرف اس تن تنہا شخص کو دیکھتا ہوں- اور اس کے مخالف ساری مخالف قوموں آریوں سناتن دھرم والوں برھمو سماج والوں اور خود مسلمانوں کو صف آرا ہو کر مقابلہ کرتے دیکھتا ہوں- جب ہم ان حالات کا مطالعہ کرتے ہیں- تو ہمیں آج ایک صدی بعد بھی مخالفتوں کی آندھیوں اور عداوتوں کی رعد و برق کو دیکھ کر جسم پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے- کوئی تیر کسی مخالف کے ترکش میں نہیں بچا جو اس نے چلایا نہ ہو- اسے مقدمات میں گھسیٹا گیا-

ہر طرف سے اور ہر طرح کے حملے اس پر ہوئے حتیٰ کہ ایک مقدمہ میں دشمن مجسٹریٹ سے بقول حضرت صاحب کے اپنے وکیل کے وعدہ لیا گیا تھا کہ سزا دینی ہے- اور خود خواجہ کمال دین صاحب گھبرائے ہوئے آئے کہ حضور حالات بے حد خطرناک ہو چکے ہیں- کوئی صورت باقی نہیں رہی- جو حضور کو سزا نہ ہو- اور مقدمہ سراسر جھوٹا اور جرم ناکردہ- کوئی تدبیر کرنا چاہئے- حضور لیٹے ہوئے تھے- کہنی کے بل اٹھ کر فرمایا خواجہ صاحب آپ کیوں فکر کرتے ہیں- ''خدا کے شیر پر کون ہاتھ ڈال سکتا ہے''-

ہم نے بحیثیت وکیل کئی واقعات دیکھے مگر نہ ایسا ملزم دیکھنا نصیب ہوا نہ ایسا خدائے قادر پر کسی کو توکل کرتے دیکھا نہ سنا- ہماری چشم تصور میں یہ نظارہ سما گیا ہے- اور حضور کا متوکلانہ جواب ہماری سماعتوں میں آج بھی رس گھول رہا ہے- اور اللہ تعالیٰ کی ہستی پر اور اس کی قدرتوں پر یقین کامل عطا ہوا ہے- الحمد للہ ●

ان واقعات نے ہمیں اللہ حي وقیوم کی ذات پر یقین کی دولت عطا کی ہے- اور شکر خدائے عز و جل کہ ہم قصوں کی دنیا سے بچ کر نکل آئے- ورنہ ہم بھی قوالیوں میں بیٹھے سر دھنتے رہتے- مگر دوستو سنو میرے مرشد کی زبان مبارک سے حق یہی ہے کہ

جس دیں کا صرف قصوں پہ سارا مدار ہے
وہ دیں نہیں ہے ایک فسانہ گذار ہے

جب میں نے دیکھا کہ یہ سارے ایمان افروز واقعات ایک صدی پرانے ہیں تو دل میں بجا طور پر ایک تجسس پیدا ہوا کہ یہ ایک لحاظ سے تو سماعی ایمان ہے- گو ان میں ذرہ بھر شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے- یہ وہ حقائق ہیں- جن پر اس دور کے صادقوں کی سچی شہادتیں موجود ہیں مگر آج کیا حال ہے تو میرا دل اطمینان سے بھر گیا- جب میں نے دیکھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے- اس کی تجلیات آج بھی اسی طرح ضوفگن ہیں- میں نے

تھے- حالات سارے پنجاب میں دگرگوں تھے جہلم سے ایک احمدی کا سخت پریشانی کے عالم میں لکھا ہوا سیدنا حضرت مصلح موعود کو ایک خط ملا جواب میں حضور نے لکھوایا- ''قادیان کی حالت بھی مختلف نہیں ہے- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ہم پر صادق آتا ہے- کہ لومڑیوں کے لئے بھٹ ہوتے ہیں- پرندوں کے لئے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی کوئی جگہ نہیں''- احراری دندناتے پھرتے تھے- بلا اشتعال حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب پر لاٹھی سے فسادی نے حملہ کر دیا اس پر حسن رہتاسی مرحوم نے لکھا تھا-

اے لاٹھی والے مت اترا ہاں ڈر جا اس کی لاٹھی سے
وہ لاٹھی ایسی لاٹھی ہے جس لاٹھی میں آواز نہیں

مگر ہمارا آسمانی آقا تو بڑا وفادار ہے- اور زندہ جاوید ہے- اور ساری طاقتوں اور قدرتوں کا منبع ہے- ابن مسیحا اسی کے در پر جھکا- اور پھر عرش سے نصرت کی نوید سنائی دی- تو پھر ڈرکس کا تھا علی الاعلان نعرہ بلند کر دیا کہ

''میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتے دیکھتا ہوں''

اور الفضل 6 ستمبر 1935ء میں چھپنے والی آپ کی نظم کا ایک ایک شعر ہیبت ناک مگر روح پرور پیش گوئی پر مشتمل ہے- مثلاً فرمایا

لوٹنے نکلے تھے وہ امن و امان بیکساں
خود انہی کے لٹ گئے حسن و شباب زندگی

اور ہاں یہ تحریک جدید اسی دور کا تحفہ عظیمہ جماعت کو عطا ہوا- اور تحریک جدید کی برکت سے آج دنیا کے 174 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے- وہ جماعت کو دنیا سے مٹانے کا خواب دیکھنے والے خود مٹ گئے مگر میں خود اپنی آنکھوں سے اس سال دنیا کے کنارے پر احمدیت کے جھنڈے لہراتے دیکھ آیا ہوں- اور تو اور ناروے کے شہر اوسلو سے 140 کلو میٹر کے فاصلے پر End of the World ہے- وہاں بورڈ لکھا دیکھا کہ آگے دنیا ختم ہے- وہاں بھی احمدیت پر بہار آئی دیکھی-

یہ راقم ایک ادنیٰ خادم جو سیدنا مسیح موعود یا آپ کے خلفاء کرام کی جوتیوں کی خاک جھاڑنے کے لائق بھی نہیں ہے- اس نے دنیا کے اسی کنارے مقامی ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے لئے ایک طویل لیکچر سٹوڈیو میں جا کر ریکارڈ کرایا- جسے لاکھوں نے سنا- اور وہ کیا تھا- ایک نقارہ حق ہی تھا- جو میں نے توفیق الٰہی سے پورے زور سے بجایا تا کہ سو سال پرانی بشارت کہ ''میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' اس سعادت عظمٰی سے میں بھی کچھ حصہ لوں-

1953ء میں حکومت کا سربراہ پرنٹ میڈیا کو رشوتیں دے دے کر مخالفت پر ابھار رہا ہے- اسے دین حق یا اس کے تقاضوں سے کچھ سروکار نہیں- وہ احمدیت کے خلاف آگ بھڑکا کر حکومت کی گدی پر براجمان ہونے کے خواب دیکھ رہا تھا- دہلی دروازے میں مخالفین کے بہت بڑے جلسے میں خود شامل تھا- اعلان ان کے یہ تھے- کہ ختم کر دو ان کو نیست و نابود کر دو- وہ تقریریں کر رہے تھے کہ حکومت ہمارے ساتھ ہے- اب ڈر کس کا ہے- پہلے تو بقول ان کے انگریز حکومت ان کی حفاظت کرتی تھی- حالانکہ میں ذکر کر چکا ہوں یہ

جھوٹا الزام تھا- انگریز گورنر تو خود ان کی پیٹھ ٹھونک رہا تھا- 1953ء میں میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ اب حکومت نے ہماری امداد کی ہر قسم کی ذمہ داری اٹھا لی ہے- اور ایسا ہی تھا- میں لاہور میں تھا حالات بے حد خطرناک تھے- الفضل بند ہو چکا تھا- مگر نادانوں نے یہ نہ سوچا کہ ایک حکومت زمین پر ہے جو عارضی ہے- ایک آسمان پر حکومت ہے جو دائمی ہے- وہی سپر پاور ہے- اس میاں محمود کا اس سپر پاور سے براہ راست اور لاسلکی رابطہ ہے- حکم تو اس حکومت کا چلے گا-

یہ بڑا سخت جان اللہ کا چنیدہ بندہ ہے- وہ ان لوگوں کو اپنی سرکار ہی نہیں مانتا چنانچہ اس نے اپنے عزیز وقدیر مالک کے در پر ہی دستک دی وہیں وہ گرا اور پھر اسے والد بزرگوار کا یہ کلیہ بھی ازبر تھا کہ

عزت و ذلت یہ تیرے حکم پر موقوف ہیں
تیرے فرمان سے خزاں آتی ہے اور باد بہار

چنانچہ عرش سے اسے سہارا مل گیا-

اللہ کے بندے فضول بیان بازی نہیں کیا کرتے ہیں- یہ تو خدا کے بلانے سے اور حکم سے بولتے ہیں- جب عرش سے اشارہ ہوا تو پھر حضرت مصلح موعود نے ناقوس بجا دیا- آواز آئی عرش سے ہے- مگر زمین پر سنائی دے رہی ہے- آئیں آپ بھی سنیں ''انشاء اللہ فتح ہماری ہو گی کیا 40 سال میں کبھی دیکھا کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا- کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا- ساری دنیا چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا- سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے- وہ میرے پاس ہے- وہ مجھ میں ہے- خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے''-

میں نے آپ کا یہ للہی بیان نیلا گنبد لاہور میں کھڑے ہو کر اخبار المصلح کراچی میں پڑھا جو وہاں ایک احمدی دوست سے میرے ہاتھ لگی تھی میں اس کے ایک ایک لفظ میں گم ہو گیا- اور یقین کامل ہو گیا کہ یہ ظلم وستم کے اندھیرے چھٹ جائیں گے- یہ دوپہر کا وقت تھا- اس میں مجھے شک ہو سکتا ہو تو ہو کہ سورج نکلا ہوا نہیں ہے- اور یہ رات ہے دن نہیں ہے- مگر اس بیان کی سچائی میں اور حالات کے اسی طرح پلٹا کھانے میں تو اتنی بھی شک کی گنجائش نہیں تھی- دل نے چاہا کہ اس آسمانی آواز کا دف بجا کر اعلان کر دوں- مگر ایسا کرتا تو میرے ٹکڑے کر دیئے جاتے کہ ان دنوں دین حق کی ''حقیقی خدمت'' کرنے کا بھی لوگوں میں بہت جوش تھا-

میں اشارے کرتا جا رہا ہوں- تاریخیں بھری ہوئی ہیں- اور یہ وہ تاریخ ہے جو قیامت تک مٹ نہیں سکتی- دنیا والوں نے اسے مسخ کرنے کی بہت کوشش کی مگر اس کی حفاظت خود قادر مطلق کرے گا اب 1974ء آتا ہے- یہ تو گویا کل کی بات ہے- اب کے ایک اور شخص اٹھا-

یاد رہے کہ یہ دور اب خلافت ثالثہ کا ہے- مسند خلافت پر اللہ نے اسے بٹھایا ہے- جو بڑے ہی حوصلے والا اور اپنے بزرگوں کی طرح اللہ کی رحمتوں کے سائے تلے مسلسل رہتا تھا- اتنا دلیر اور جری جوانمرد کہ موت آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر گھور رہی ہے- جماعت کو مٹانے کے منصوبے خود حکومت وقت کے تیار کردہ ہیں- اور رہے عوام ان کے تو دل کی مرادیں پوری ہوتی نظر آ رہی تھیں- آپس میں سازش کر کے تجویز یہ کی کہ نیشنل اسمبلی کے ارکان کے سامنے ''قادیانیوں'' کے سربراہ کو بلا کر لاجواب کر دیا جائے- اور پھر قاضی شریح کی طرح یہ فتویٰ صادر ہو کہ یہ لوگ غیر مسلم ہیں- اور ساتھ سارے ملک میں عموماً اور خصوصاً سارے خطہ پنجاب میں فساد کی آگ بھڑکا دی جائے اس طرح قومی اسمبلی کے فیصلہ کا جواز مل جائے گا-

ہر چند کہ سرگودھا شہر میں بھی سخت مخدوش حالات تھے- مگر پھر بھی میں نے چاہا کہ اس اسمبلی کی

کارروائی کی کوئی جھلک کسی طرح دیکھنی تو چاہیئے - بھلا ہو کیپٹن ملک غلام احمد نون مرحوم کا جو میرے ہمراہ گئے - اور پھر ممبران اسمبلی کے ہوسٹل میں اپنے ایک ممبر دوست کے کمرہ میں گئے ہم نے وہاں پڑی روئیداد اسمبلی پڑھی - ہمارے لئے چائے منگوائی گئی مجھے تو چائے نوشی کا کب ہوش تھا - میں اس تحریری کارروائی میں ایسا محو ہو گیا کہ گرد و پیش کی کچھ خبر نہیں تھی - میں حیران بھی تھا - غمزدہ بھی اور متفکر بھی تھا - میرے خوف اور اندیشے امن میں اور میرے ھم و غم مسرتوں میں بدلتے گئے - جوں جوں اسمبلی کی کارروائی پڑھتا گیا - روح و بدن میں ایک نئی زندگی آ گئی - میں نے کہا میرے آقا نے سچ کہا ہے - قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے ہیں -

اللہ تعالیٰ نے اس کا نام "فاتح الدین" رکھنے میں کتنی حکمتیں پنہاں رکھی ہوئی تھیں - پھر گدگدی ہوئی کہ اس چوکھی لڑائی لڑنے والے مجاہد کی زیارت تو کریں ہمیشہ مسکرانے کی تلقین کرنے والے کا ان حالات میں کیا حال ہے - ہم جائے رہائش پر گئے - مگر ملاقات کی نہ کوئی گنجائش نہ ہم نے خواہش ظاہر کی -

البتہ یہ تدبیر سوجھی کہ جب اسمبلی میں یہ قافلہ سالار جا رہا ہو تو اس سڑک پر جہاں سے یہ قافلہ گزرتا ہے وہاں ایک سپیڈ بریکر ہے - اس کے پاس کھڑے ہو کر زیارت کریں - گاڑیوں کی رفتار کم ہو جائے گی عزیز اکرام پراچہ صاحب میرے ہمراہ تھے - اور کپتان نون صاحب بھی -

ہم یہ جانتے تھے کہ آپ موٹر کی عقبی سیٹ پر دائیں طرف تشریف فرما ہوتے ہیں - چنانچہ اسی طرف ہم کھڑے تھے - کہ سواری آتی نظر آئی - حیرت اور مسرت کی انتہا کہ اس جری ابن جری ابن جری اللہ نے دور سے اپنے خدام کو دیکھا - تو موٹر کی کھڑکی سے ہاتھ لمبا کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی - موٹر کی رفتار ٹوٹی تو ہم نے نظر بھر کر چہرہ مبارک کو دیکھا - اگر میں گلاب کے پھول کو بھی اس سے تشبیہہ دوں تو خدا شاہد ہے یہ تشبیہہ ناقص ہے - پھولوں کو وہ نور کب ملا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس مبارک منہ کے لئے مخصوص کر رکھا تھا - ہماری تو خوش عقیدتی کا بھی اس میں ضرور دخل ہو گا - مگر مخالف مولوی صاحبان جو ممبر اسمبلی تھے - چیخ اٹھے - کہ "ہمیں مصیبت پڑ گئی جب میرزا ناصر احمد اسمبلی ہال میں آئے تو خوش شکل تو تھے ہی - سفید براق لباس سر پر خوبصورت سفید عمامہ دائیں بائیں سے ممبران نے ہمیں پریشان کر دیا - کہ مولوی صاحب دیکھو یہ کافر کی شکل ہے"؟" اور ہمارا کوئی جواب ان کی تشفی نہ کرا سکتا تھا -"

اس میں کون شک کر سکتا ہے - کہ "عشق الہیٰ وسے منہ پر ولیاں ایہہ نشانی" اللہ نے اپنے بندے کو مکانوں کو وسیع کرنے کا حکم دیا - اور یہ بھی نوید سنا دی - کہ ہم استہزا اور بے ہودہ ٹھٹھا مذاق کرنے والوں کے لئے تیرے لئے بہت کافی ہیں - اس مضبوط کرسی والے شخص نے یہاں تک کہہ دیا - کہ میں انہیں کشکول پکڑا دوں گا - اس کے جواب میں عزیز و مقتدر رب عرش کریم نے سیدنا فاتح الدین کو یہ خوشخبری سنا دی کہ "میں تینوں اتنا دیواں گا کہ تو رج جاویں گا" نومبر 1976ء میں کچھ عرصہ پاکستان میں قیام کرنے کے لئے جناب چوہدری سر ظفر اللہ خان لاہور ائیر پورٹ پر پہنچے - تو ان کا ریکارڈ شدہ لیکچر میرے پاس موجود ہے اس میں بیان ہے کہ جناب ثاقب زیروی بھی ہمیشہ کی طرح ائیر پورٹ لاہور پر ان کا استقبال کرنے آئے ہوئے تھے - انہوں نے واقعہ چوہدری صاحب قبلہ کو سنایا - کہ میں ایک سوشل تقریب میں تھا - کہ اس دور کے وفاقی وزیر کی بیگم نے ثاقب صاحب سے اپنی آٹو گراف پر کوئی اپنا شعر لکھنے کی فرمائش کی - انہوں نے کہا - میڈم میں شعر تو لکھ دیتا ہوں - مگر آپ کے لئے کسی مشکل کا باعث نہ بنے - اس نے کہا - مجھے پرواہ نہیں جو چاہیں ضرور لکھ دیں - چنانچہ انہوں نے اس پر لکھ دیا کہ

خدائی کر رہا ہے ابن آدم
خدا جانے خدا خاموش کیوں ہے

حضرت چوہدری صاحب نے یہ شعر سنا تو کہا ثاقب صاحب خدا تعالیٰ کے اپنے پروگرام اور اس کی حکمتیں ہوتی ہیں وہ ہرگز خاموش نہیں رہے گا - مگر وہ میری اور آپ کی طرح جلد باز نہیں ہے - ہم تو چاہتے ہیں جو ہونا ہے آج ہی ہو جائے - دیکھنا وہ بولے گا - اور پھر خاموش نہیں ہو گا - جب تک شرک کے ٹکڑے نہ کر دے -

مگر زمانے نے کبھی کبر و غرور کرنے والے کے انجام سے فائدہ نہ اٹھایا - ایک اور شخص آیا - دین حق کا نام اس نے اپنے مقاصد کے لئے خوب خوب استعمال کیا -

افسوس کہ رہی سہی کسر اس شخص کی گردن پر بیٹھ کر علمائے سوء نے پوری کرا دی تفاصیل کی یہاں گنجائش نہیں - مظلوم و مجبور انسانوں کو جیلوں میں ٹھونس دیا گیا - زبانوں پر قفل اور عبادت گاہوں کو جبراً ڈھا دیا گیا - یا ان کے دروازوں پر تالے لگا دیئے گئے - سوچتا ہوں کہ یہ کہاں کا دین ہے - کہ کسی کو اپنے خالق و مالک کا نام لینے سے بھی روک دیا جائے - مگر اندھی طاقت ہے - جو سب بے ہودگیاں کراتی چلی آ رہی ہے -

ہے تو یہ ایک لطیفہ ہی مگر یہاں بیان کرنے کے لائق ہے - 1983ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت صاحب کی مشہور نظم جس کا پہلا شعر تھا

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو آفت ظلمت و جور ٹل جائیگی

پڑھی گئی تھی اور پھر جس کا ایک شعر یوں بھی تھا

خوں شہیدان امت کا اے کم نظر رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے پھول پھل لائیگی پھول پھل جائیگی

میں 1984ء میں لندن گیا تو وہاں ایک سابق وفاقی وزیر صاحب ملے - اس وقت تک آرڈیننس جاری ہو چکا تھا - اس بارہ میں میری وزیر صاحب سے گفتگو ہوئی - تو انہوں نے کہا کہ پتہ ہے کہ یہ آرڈیننس کیوں نافذ ہوا ہے میں نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے چاہا کہ وہ خود ہی اس "راز" سے پردہ سرکائیں تو انہوں نے کہا کہ آپ کے امام صاحب نے بھی تو پاکستان کے اہل اقتدار کو "کانا" جو کہا ہے - تو یہی نتیجہ نکلنا تھا - پھر اس پر ہلکے پھلکے انداز میں تبصرہ کرنے لگے - کہ بجائے کانے کو کانا کہنے کے اسے اگر اس طرح مخاطب کیا جائے - کہ بھائی تمہاری ایک آنکھ میں کوئی نقص کیونکر پیدا ہوا - تو وہ برا نہیں منائے گا - مگر مرزا صاحب نے تو لگی لپٹی کے بغیر کانا جو کہہ دیا - تو اس نے انتقام لے لیا - میں حیران کہ یہ وزیر صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں - اس نے کہا جو نظم جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر پڑھی گئی تھی - اس میں نام تو نہیں لیا گیا مگر کانا کہہ دیا - یہ ساری کارروائی اسی کے باعث ہوئی ہے -

تب میں سمجھا کہ

خوں شہیدان امت کا اے "کم نظر" رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا

کی طرف اشارہ ہے - میں نے انہیں کہا - کہ کم نظر تو کوتاہ اندیش کے مضمون میں ہے نہ کہ کسی کی بصارت کے نقص کی طرف اشارہ ہے مگر وہ اپنی بات پر اڑے رہے - کہ جو بھی ہے موجب یہی ہوا ہے - اس قانون کے نفاذ کا - میں نے کہا اپنی اپنی سمجھ کی بات ہے -

کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغ دعا آج بھی اذن ہو گا تو چل جائیگی

میں جو انذار ہے - اس سے ڈرنے کا مقام ہے - آپ تو "کم نظر" پر بلا وجہ اڑ گئے ہیں مگر جو دعا کی تیغ لیکھو پر چلی تھی اس کا اذن تو عرش سے نازل ہوا تھا - وہ جب نازل ہوا تو اس نے کچھ بھی باقی نہ رہنے دیا - اے بصیرت والو - عبرت پکڑو اور آسمان سے ہلاکت کا اذن ہونے سے پہلے پہلے عرش کریم کے والی سے معافی مانگ لو - جب وقت گزر جاتا ہے تو پھر معذرتیں کام نہیں آتیں -

کینیا

محل وقوع کینیا مشرقی افریقہ میں خط استوا پر بائیں طرف واقع ہے - اس کے شمال میں سوڈان اور ایتھوپیا ہے - مغرب میں یوگنڈا' جنوب میں تنزانیہ اور مشرق میں بحر ہند اور صومالیہ ہے - بنتو بولنے والے قبائل جن میں کی کی یو' کامبا' لوہیا' میرو' گسلی اور نیا کا شامل ہیں - جب کہ نیلوٹک لسانی گروہ میں لواو' ماسائی' کالین جن اور ترکانہ مشہور قبائل ہیں - یہ دو بڑے گروہ شمال مغربی اور مرکزی علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں -

رقبہ و آبادی کینیا کا رقبہ 582646 مربع کلومیٹر ہے - 1996ء میں کینیا میں 27518000 آبادی تھی -

دارالحکومت اور بڑے شہر کینیا کا دارالحکومت نیروبی ہے - ایمبو' نیری' ناکورو' کیسومو' ممباسا' گریسا بڑے شہر ہیں -

کرنسی' زبان کینیا کی کرنسی شلنگ ہے - زبان کسواہلی ہے -

درآمدات و برآمدات خام پیٹرولیم' صنعتی مشینری' لمبی گاڑیاں' گندم' چاول' کاغذ' کھادیں اور لوہا درآمدات ہیں - جب کہ کافی' چائے' پٹرولیم کی پیداوار' سیمنٹ' سوڈا ایسڈ' میٹر برآمدات ہیں -

زراعت کینیا 49 کم آمدنی والے ممالک میں سے ایک ہے - زراعت لوگوں کا بڑا پیشہ ہے - زیادہ قابل کاشت زمین ساحل کے ساتھ ساتھ یا جھیل وکٹوریا کے کناروں کے ارد گرد ہے لیکن سب سے اچھی زمین مونٹ کینیا کے ارد گرد پہاڑی علاقوں میں ہے - اس میں 8ء22 ملین ایکڑ رقبہ سفید فام لوگوں کے لئے تھا لیکن آزادی کے بعد وہ افریقی لوگوں میں یہ رقبہ تقسیم کر گئے - مکئی کینیا کی بڑی فصل ہے - زمین کے 60 فیصد رقبہ پر مکئی' باجرہ اور "سارکم" اگایا جاتا ہے - نقد آور فصلیں کافی' چائے ہیں جو کہ پہاڑی علاقوں میں اگائی جاتی ہیں - نقد آور فصلوں میں تمباکو' سبزیاں' فروٹ' اور کاٹن بھی شامل ہیں -

صنعت کینیا کی بڑی صنعتیں ٹیکسٹائل' سیمنٹ' چمڑا' نقل و حمل کا سامان' جرابیں' خوراک' پرنٹنگ اور پبلشنگ کی ہیں - ممباسا میں خام پٹرولیم کو صاف کرنے کا ایک چھوٹا سیکٹر بھی ہے -

جنگلات کینیا کا 16800 مربع میل رقبہ جنگلات پر مشتمل ہے -

بنک کینیا میں حبیب انٹرنیشنل بنک' کینیا کمرشل بنک' مرکزی کینیا بنک' نیشنل بنک آف کینیا' کمرشل بنک آف افریقہ' بنک آف بارادا' برک لے سٹینڈرڈ اور الجیمن نیدر لینڈ بنک اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں -

پارلیمنٹ کا نام قومی اسمبلی -

ریلوے 1977ء میں خود مختار کینیا ریلوے کارپوریشن کا قیام افریقہ کی مشرقی ریلوے انتظامیہ کی مدد سے عمل میں آیا - ریلوے لائن کی لمبائی 2654 کلو میٹر ہے -

ہوائی اڈے کینیا میں 4 ہوائی اڈے ہیں - نیروبی میں "جامو کینیٹا" نامی ہوائی اڈا ہے جو کہ 30 ائیر لائنز اور کینیا ائیر لائنز کو کنٹرول کرتا ہے -

مشہور یونیورسٹیاں نیروبی یونیورسٹی' ایگرٹن یونیورسٹی' کینیا یونیورسٹی' موئی یونیورسٹی

شرح خواندگی (1996ء میں) 63 فیصد

قدرتی وسائل سونا' نمک' چونے کا پتھر' جنگلات

ممبر شپ کینیا نے دسمبر 1963ء میں اقوام متحدہ کی رکنیت حاصل کی -

مشہور اخبارات سٹینڈرڈ' نیشن -

پرچم سیاہ سرخ اور سبز متوازی پٹیاں سرخ پٹی کے دونوں طرف سفید پٹی ہے اور درمیان میں سیاہ سفید افریقی ڈھال بنی ہوئی ہے -

خدا تعالیٰ کا ایک حکم ایک تنبیہ

مکرم انوار احمد انوار صاحب

اولاد والدین کے لئے نعمت خداوندی ہے۔ وہ بھی اس نعمت سے واقف ہیں جن کو یہ پھل عطا ہوا ہے۔ اور وہ جو اس نعمت سے محروم ہیں ان کی بے چینی اور بے قراری سے بھی اس کی اہمیت کا اور قدر کا اندازہ ہوتا ہے۔ اسی طرح والدین بھی اولاد کے لئے رحمت خداوندی اور بہت بڑا فضل ہے۔

اس عظیم الشان احسان اور فضل کی قدر ان معصوم اور کملائے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر ہوتی ہے جن کے سر پر سایہ عاطفت نہیں ہے اور جو پدری شفقت اور پیار سے محروم ہیں۔ جن کے ناز نخرے اٹھانے والا کوئی نہیں۔ اس نعمت کی بھی حقیقی قدر انہیں ہی معلوم ہے جو زمانے کی بے رحم موجوں کے تھپیڑے کھا رہے ہیں۔ اور دور ابتلاء اور امتحان ہے ان والدین کے لئے جو اپنے بچوں کی بڑے ناز و نعم سے پرورش کر رہے ہیں۔ اور یتیم بچوں کو گویا حقیر سمجھتے ہوئے ان کی خبرگیری سے بے پرواہ ہیں اور باوجود موقع میسر آنے کے ان سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یتیموں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

''وہ لوگ جو ان کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں یہ تو سوچنا چاہئے کہ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ خود مر جائیں اور اپنے بچوں کو یتیم چھوڑ جائیں''۔ (سورۃ النساء)

یعنی اللہ تعالیٰ یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تمہارے بچے جو تمہیں بہت پیارے ہیں اگر یتیم ہو جائیں تو ان کے ساتھ کیسے سلوک کی تمنا رکھتے ہو کہ لوگ ان کے ساتھ کیسا سلوک کریں، معاشرہ انہیں کس حال میں رکھے۔ یقیناً تم پسند کرو گے کہ یہ اچھے حال میں رہیں۔ معاشرے میں باوقار زندگی گزاریں۔ لوگ انہیں دھتکارنے کی بجائے ان کی عزت کریں۔ تو تمہارے لئے بھی لازم ہے کہ تم بھی ویسا ہی سلوک کرو جیسے سلوک کی اپنے بچوں کے ساتھ تمنا رکھتے ہو۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''یاد رکھو یتیم کی خبرگیری کرنا صرف نیکی اور تقویٰ ہی نہیں بلکہ قوم کے کریکٹر کو بلند کرنا ہے۔ اور اسے قربانیوں پر زیادہ سے زیادہ دلیر بنانا ہے۔ جو قوم یتامیٰ سے حسن سلوک نہیں کرتی وہ قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی''۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 568)

یتیم سے حسن سلوک یہ بھی ہے کہ ہمارے مال میں جو یتامیٰ کا حصہ اور حق ہے وہ ان تک باعزت طور پر پہنچ جائے۔ جو لوگ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے ان کے متعلق اللہ تنبیہ کے رنگ میں فرماتا ہے:۔

کہ (یوں) ہرگز نہیں بلکہ تم (قصوروار ہو کہ) یتیم کی عزت نہیں کرتے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ:۔

''تم کو دولت ملی تھی کہ تم غرباء پر خرچ کرو اور اس طرح ایک نیک برادری دنیا میں قائم ہو۔ مگر بجائے اس کے تم نے تکبر شروع کیا اور غریبوں کی خبرگیری ہی سے غفلت نہیں برتی بلکہ ان کو ذلیل بھی کیا۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مستحق نہیں ہو۔ اور یتیموں کی عزت نہ کی بلکہ انہیں ذلیل سمجھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی تم کو ذلیل کیا۔ اگر تم دولت ملنے پر یہ سمجھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ دولت اس لئے دی ہے کہ وہ دیکھے کہ تم یتیموں کی خبرگیری کرتے ہو یا نہیں۔ بجائے اس کے کہ تم یہ سمجھتے کہ خدا تعالیٰ نے یہ نعمتیں ہمیں اس لئے دی ہیں کہ لوگوں پر خرچ کی جائیں ....تم نے یہ کہنا شروع کر دیا ''ربی اکرمن'' کہ خدا کا ہمارے ساتھ کوئی خاص جوڑ ہے۔ کہ اس نے یہ نعمتیں ہمیں دی ہیں۔ اوروں کو نہیں دیں۔ تم نے یتیموں اور مسکینوں کی ذرا بھی پرواہ نہ کی اور تم نے اپنے متعلق یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ ہم خدا کے خاص محبوب اور پیارے ہیں کہ اس نے ہمیں ان انعامات سے نوازا مگر دوسروں کو محروم رکھا۔ بجائے اس کے کہ تم یہ سمجھتے کہ تمہیں یتیموں کی پرورش اور مساکین کی خبرگیری کیلئے یہ نعمتیں دی گئی ہیں۔ تم نے ان نعمتوں کو اپنا حق قرار دے کر ان کی طرف سے اپنی آنکھیں موند لیں۔ اور ان کی ضروریات کے لئے ایک پیسہ خرچ کرنا بھی روا نہ رکھا''۔

(تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 564)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:۔

''اے اللہ! تو گواہ رہ کہ میں دو ناتواں یعنی یتیم اور عورت کے حقوق دبانے کو حرام قرار دے رہا ہوں''۔

(ابن ماجہ کتاب الادب باب حق الیتیم)

اور جو یتامیٰ کے حقوق ادا کرتے ہیں ان کو بشارت دیتے ہوئے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:۔

''أنا وكافل اليتيم في الجنة هكذا''

کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں یوں اکٹھے ہوں گے۔ (مسند احمد بن حنبل)

آج دنیا میں واحد جماعت ''جماعت احمدیہ'' ہے جو باقاعدہ ایک نظام کے تحت یتامیٰ کے حقوق کا خیال رکھتی ہے۔ ان کی ضروریات زندگی ان کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ ان کی عزت نفس کا بھی خیال رکھتی ہے۔ اس وقت پاکستان میں 400 گھرانوں کے 1300 سے زائد بچے ہمارے امام کی شفقت کے طفیل کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کی زیر کفالت پرورش پا رہے ہیں۔ اور اس طرح اندازہ خرچ فی بچہ 500 سے 1500 روپے ماہانہ ہے احباب و خواتین کی ایک کثیر تعداد اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر رہی ہے۔ گویا ''کفالت یتامیٰ'' دوسری طرف حصول نیکی کا بہترین ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم سب اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یتیموں کی کفالت کے لئے آگے آئیں۔ اور اپنے مال میں سے یتیموں کا حق ادا کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی کما حقہ توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

محترم پروفیسر مبارک احمد عابد صاحب

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

یوسف سہیل شوق تمہیں اس عالم میں دیکھ کر کہ دوست تمہارے ارد گرد کھڑے ہیں اور تم کیسی گہری نیند کے مزے لے رہے ہو۔ اچنبھا سا لگا کہ تم نے نہ کوئی فقرہ چست کیا۔ نہ کوئی برجستہ شعر نہ کوئی دھڑکتا مصرعہ۔ کم از کم طاہر عارف اور شریف خان صاحب کی کتاب پر اپنے تبصرے کے متعلق رائے تو پوچھ لیتے۔ اتنی بھی بے اعتنائی کیسی! کہ دوست تمہاری محفل میں ہوں اور تم لمبی تان کر سو جاؤ۔

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

ہم تمہارے دفتر میں جب پہلے دن گئے تو تم اس دن بھی علیک سلیک کے بعد لکھنے بیٹھ گئے تھے۔ ''بس پانچ منٹ یار میں ابھی فارغ ہو جاتا ہوں''۔ پھر وہ پانچ منٹ کئی لمحوں پر محیط ہو گئے تھے مجال ہے تم نے ادھر ادھر دیکھا ہو۔ کاغذ تھا۔ قلم تھا اور تم تھے یا پھر ایک بہت طویل رپورتاژ۔ آخری دن بھی دفتر میں تمہارا یہی حال تھا۔

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

کوئی شعری نشست تھی۔ تمہیں نظامت کرنا تھی ہم نے کہا آؤ یار بیٹھو تو سہی اور تم ہو کہ چھلاوے سے یہ جا وہ جا کبھی علیم صاحب کے پاس، کبھی قدسی صاحب کی مجلس میں اور کبھی رشید قیصرانی کے ساتھ ان سے تعارفی اشعار لکھوا رہے ہو۔ اور ہم ایک طرف بیٹھے سوچ رہے ہیں دیکھیں کب ہماری باری آتی ہے۔ اور تم چلتے چلتے ہمیں دور سے ہی فرما دیتے ہو۔ ''تمہارا تعارف ہو جائے گا'' ڈاکٹر ثاقب مجھے کہتا ہے

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

ایک دو دفعہ دارالحمد میں بھی تم سے ملاقات ہوئی تھی۔ جب آتش جوان تھا تو اس وقت بھی تم کتابوں میں ''مدفون'' پائے گئے تھے۔ بکھری ہوئی کتابیں چاروں طرف جنہیں کوئی ادائے بعجز و کرم سے اٹھاتا بھی نہ تھا۔ یہی تو تمہارے کمرے کی زینت تھیں۔ پھر یہ بھی کہ جو نہیں چاہے اٹھا لے جائے تمہیں اتنا ہی تو کہنا تھا کہ واپس ہو جائیں گی اور بس پھر .... تمہاری ساری دلچسپی ان کتابوں کو پڑھنے تک محدود تھی انہیں سنبھالنا تمہارا کام نہیں تھا۔ تمہیں تو بس یہ دلچسپی تھی کتابیں ہوں اور بہت سی ہوں۔

یہ عالم شوق کا دیکھا نہ جائے

آج میں تمہارے سرہانے کھڑا ہوں۔ اداس اور چپ لیکن متمنی ہوں کہ آج بھی تمہارا ایڑیاں اٹھا کے بلند آہنگ قہقہہ لگانے کا انداز مجھے محظوظ کرے۔ صرف میں ہی نہیں تمہارے سارے چاہنے والوں کی یہی تمنا ہے۔ اور جب تمہارا یہ بلند آہنگ قہقہہ سنائی نہیں دیتا۔ تو یوسف سہیل شوق خدا کی قسم ہمارے آنسو چھلک اٹھتے ہیں۔

بقیہ صفحہ 6

ایسا دریا جسے انجینئروں نے الٹا بہنے پر مجبور کر دیا

جی ہاں ایسا ممکن ہے۔ بیسویں صدی شروع ہونے سے پہلے امریکہ کا شہر شکاگو جھیل مشی گن کے شمالی کونے پر واقع تھا اور شہر کا کوڑا کرکٹ دریائے شکاگو میں پھینک دیا جاتا تھا۔ اس دریا کا پانی مشی گن میں شامل ہوتا ہے۔ آخر کار شہر کا پانی گندا ہو جاتا۔ 1900ء میں شہر کے انجینئروں نے اس مسئلے کو حل کرنے کا فیصلہ کیا۔ دریا پر ڈیم بنا کر جھیل مشی گن کے پانی کو دوبارہ دریائے شکاگو میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا گیا اور یوں دریا کا دھارا الٹا بہنے لگا۔ دریا اپنے نئے رخ پر بہہ کر دریائے الینوائے (Illinois) میں بہنے لگا، جس کا رخ دریائے مسی سپی (Mississipi) کی طرف ہے۔ الینوائے کا پانی مسی سپی میں شامل ہو کر خلیج میکسیکو تک پہنچتا ہے۔

(ماخوذ از ہماری زمین شائع کردہ اردو سائنس بورڈ)

ابیکس۔ ایک چوکھٹے میں تاروں پر پروئے ہوئے موتیوں کی مدد سے حساب کرنا۔ قدیم تہذیبوں میں اسی سے کام لیا جاتا تھا۔ خصوصاً چین اور جاپان میں اس کا رواج تھا۔

اے ڈی پی (ADP)۔ آٹو میٹک ڈیٹا پروسیسنگ، الیکٹرونک اکاؤنٹنگ مشینوں اور الیکٹرونک ڈیٹا پروسیسنگ کا رابطہ کرنے کا نظام

ایڈریس۔ ایڈریس اس نمبر، لیبل یا نام کو کہتے ہیں جو کسی رجسٹر یا مینلوکیشن یا یونٹ کی نشاندہی کرتا ہے جہاں انفارمیشن سٹور ہوتی ہے۔

❄❄❄

شکیل احمد ناصر صاحب

ہماری زمین اور عجائبات قدرت

زمین نظام شمسی کا تیسرا سیارہ ہے اس کا قطر خط استوا میں 7,926 میل ہے اور قطبین پر 7900 میل ہے۔ زمین کی رفتار 1000 میل فی منٹ ہے۔ ذیل میں زمین کے بارے چند دلچسپ معلومات پیش خدمت ہیں۔

زمین پر واقع سب سے لمبا قدرتی پل

امریکی ریاست یوٹاہ (Utah) میں واقع آرچز نیشنل مونیومنٹ (Arches National Monument) ''لینڈ سکیپ آرچ'' دنیا کا سب سے لمبا قدرتی پل ہے۔ اس کی لمبائی 291 فٹ ہے۔ یہ آبی درے کی سطح سے تقریباً ایک سو فٹ بلند ہے۔ لینڈ سکیپ آرچ کے سب سے باریک حصے کی موٹائی بھی کم از کم چھ فٹ ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ پل اور دوسرے کئی ایسے حیران کن مظاہر زیادہ تر ہوا کے کٹاؤ سے بنتے ہیں لیکن حقیقت میں کئی دوسری وجوہات بھی ان کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ چٹان کے اندر پانی کے رسنے اور پھر اس پانی کے یکدم جم جانے سے چٹان ٹوٹ جاتی ہے۔ ان کے علاوہ بارش ہوا سردی اور گرمی اور دوسری قدرتی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی چٹانیں ٹوٹتی پھوٹتی رہتی ہیں۔

زمین کا ابھرنا اور بیٹھنا

یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ زمین سورج کے گرد گردش کرتے ہوئے لٹو کی طرح اپنے محور میں گھومتی ہے لیکن اس حقیقت سے شاید ہی لوگ واقف نہ ہوں کہ زمین سانس لینے کے انداز میں ابھرتی اور بیٹھتی ہے۔ دراصل سورج اور چاند کی کشش ثقل سمندر کے پانی پر اثر انداز ہونے کے علاوہ خشکی پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ زمین کی سطح سانس لینے کے انداز میں چوبیس گھنٹے میں شمالی امریکہ کے براعظم میں چھ انچ تک ابھرتی ہے۔

ڈھانچوں کے ڈھیر سے بننے والے جزیرے

زمین پر واقع کئی علاقوں مثلاً برمودا، آسٹریلیا اور مالدیپ میں لوگ ڈھانچوں کے ڈھیروں پر رہتے ہیں۔ دراصل یہ ڈھانچے مونگوں کے خولوں سے بنتے ہیں۔ مونگا سمندر کی تہہ میں رہنے والا ایک سادہ سا جانور ہے اور اس کی کئی مختلف اقسام ہیں۔ مونگے سمندر کے پانی سے چونا حاصل کر کے اپنے تحفظ کے لئے ایک خول یا ڈھانچہ سا بنا لیتے ہیں۔ جب مونگا زندگی کے نئے دور کا آغاز کرتا ہے تو یہ ڈھانچا چھوڑ دیتا ہے۔ کئی ہزار برسوں بعد یہ ڈھانچے اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ ان سے باقاعدہ جزیرے بن جاتے ہیں۔

سب سے زیادہ دھند والا علاقہ

دنیا میں سب سے زیادہ دھند نیو فاؤنڈ لینڈ گے گرینڈ بینکس کے علاقے میں ہوتی ہے۔ یہاں لبراڈار (Labrador) کی سرد رو سمندر میں سے جنوب کی طرف گزرتی ہے اور آرکٹک کی طرف آتے ہوئے نسبتاً کم خلیجی رو سے ملتی ہے گرم اور سرد پانی کے اس ملاپ سے دھند بن جاتی ہے۔

سب سے گہرا غار

جنوب مشرقی فرانس میں جرنوبل (Grenoble) کے شہر کے پاس پوٹس برگر (Putis Berger) غاروں کا سلسلہ ہے۔ یہ سلسلہ کم از کم 2959 فٹ گہرا ہے۔ غاروں کے کچھ ماہرین کے نزدیک یہ گہرائی تین ہزار فٹ سے زیادہ گہرا ہے۔

سب سے کشادہ غار

دنیا کا سب سے کشادہ زیر زمین غار ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ہے۔ نیو میکسیکو میں واقع کارلز باد (Carlsbad) غاروں میں "The Big Room" نامی غار دو ہزار فٹ لمبا 285 فٹ اونچا اور 1100 فٹ چوڑا ہے۔

سب سے بڑی تازہ پانی کی جھیل

براعظم شمالی امریکہ میں واقع جھیل سپیریئر (Superior) کا رقبہ 31,820 مربع میل ہے۔ جغرافیائی طور پر یہ کینیڈا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کی مشترکہ جھیل ہے۔ یہ تازہ پانی کی سب سے بڑی جھیل ہے۔

سب سے قدیم شہر جو آج تک آباد ہے

دمشق دنیا کا سب سے قدیم شہر ہے جو آج تک مسلسل آباد بھی ہے اگرچہ تاریخ کے مطالعہ سے ہمیں ایسے شہروں کا پتہ چلتا ہے جو ملک شام کے شہر دمشق سے بھی پہلے آباد تھے مگر ان میں کوئی بھی آج آباد نہیں۔ دمشق کو آرامی قوم نے کم از کم 1200 قبل مسیح آباد کیا تھا۔ اور یہ دمشق نامی سلطنت کا صدر مقام تھا۔

سب سے بڑی آبشار

دنیا کی سب سے زیادہ بلندی سے گرنے والی آبشار (Angel Falls) ہے اس کی بلندی 3316 ہے۔ جب کہ پانی کی مقدار کے لحاظ سے سب سے بڑی آبشار (Guaira) ہے جو کہ برازیل میں واقع ہے اس میں فی سیکنڈ 470000 کیوبک فٹ پانی بہتا ہے۔ جب کہ کشادگی کے لحاظ سے سب سے بڑی آبشار (Zamberi River) کی وکٹوریہ آبشار ہے۔ یہ ایک میل تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور اس کے تین دھارے ہیں۔ جب کہ شہرت کے لحاظ سے سب سے زیادہ مشہور آبشار نیاگرا آبشار ہے۔ اس کی کل چوڑائی 3500 فٹ ہے اس کی شہرت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ یہ بے حد خوبصورت ہے۔ نیز اس آبشار تک آسانی سے لوگ پہنچ سکتے ہیں۔

پتھر کا زمانہ

آسٹریلیا کے مقامی باشندے بندوبو (Bindibu) آسٹریلیا کے مغربی وسطی صحراء میں انتہائی قدیم انسانوں کی سی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ان کے پاس پانی پینے کے برتن بھی نہیں۔ یہ جانوروں کی طرح زبان سے پانی پیتے ہیں۔ کپڑے نہیں پہنتے۔ کھیتی باڑی نہیں کرتے۔ گھر بنا کر نہیں رہتے اور خوراک کے لئے پرانی وضع کے ہتھیار سے شکار کرتے ہیں جسے بومرانگ کہتے ہیں۔

جہاں بارش ہونے سے زمین بھیگتی نہیں

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صحرائی علاقوں میں اتنی شدید گرمی پڑتی ہے کہ یہاں بارش زمین تک نہیں پہنچتی صحراؤں میں یوں بھی بارش کم ہوتی ہے لیکن اس صحراء میں بارش ہونے بھی لگے تو بارش کے قطرے زمین کے پاس آتے ہی دوبارہ بھاپ بن کر اڑ جاتے ہیں۔ کیونکہ زمین کی سطح کے قریب ہوا انتہائی خشک اور گرم ہوتی ہے۔ اس لئے یہاں بارش میں زمین بھی نہیں بھیگتی۔

دنیا کا سب سے لمبا دریا

دریائے نیل دنیا کا سب سے بڑا دریا ہے اور یہ دریا افریقہ کے مشرقی حصے میں وکٹوریہ جھیل سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ شمال کی جانب بحیرہ روم تک بہتا ہے اس کا راستہ 4132 میل لمبا ہے۔ دنیا کا کوئی اور دریا اتنا لمبا نہیں۔ بہت عرصے تک لوگوں کو کوئی اندازہ نہیں تھا کہ دریائے نیل کتنا لمبا ہے۔ لوگ قبل مسیح سے اس دریا کے آغاز کی جگہ کو ڈھونڈ رہے تھے۔ یونانی تاریخ دان ہیروڈوٹس (Herodotus) 460 قبل مسیح میں دریائے نیل کے ساتھ ساتھ اسوان تک گیا۔ رومن بادشاہ نیرو نے اس مقصد کے لئے کئی مہم جو بھیجے مگر وہ سوڈان کے دلدلی علاقوں کو پار نہ کر سکے۔ تمام کوششوں کے باوجود بہت عرصہ تک وہ مقام نہ تلاش کیا جا سکا جہاں سے دریائے نیل بہنا شروع کرتا ہے۔ جان سپیک نے (John Speke) ایک انگریز مہم جو تھا جس نے آخر کار 1862ء میں اس مقام کو تلاش کر لیا۔

سب سے الگ تھلگ آباد مقام

دنیا کا سب سے الگ تھلگ مقام Tristan da Cunha نامی جزیرہ شمار کیا جاتا ہے۔ جوینٹ ہیلینا کے بڑے جزیرے سے ایک ہزار تین سو میل اور قریب ترین واقع براعظم جنوبی افریقہ سے ایک ہزار سات سو میل دور ہے۔ اس کی آبادی بہت کم ہے۔ یہاں کے رہنے والے باشندوں کو ایک بار آتش فشانی کی وجہ سے انگلستان میں پناہ لینی پڑی مگر ان کو دنیا کے ساتھ یہ رابطہ پسند نہیں آیا اور آتش فشانی کے بعد زیادہ تر افراد واپس اپنے جزیرے کو چلے گئے۔

کوہ پیمائی کا باقاعدہ آغاز

کوہ پیمائی کو صحیح معنوں میں 1850 کے قریب آ کر مقبولیت حاصل ہوئی کیونکہ قدیم زمانہ میں لوگوں کا خیال تھا کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر دیوتا رہتے ہیں اور اگر کسی نے پہاڑ کو سر کرنے کی کوشش کی تو دیوتا ناراض ہو جائیں گے۔ ایڈورڈ ومپر ایک مصور تھا جس کو لندن کے ایک پبلشر نے تصویریں بنانے کیلئے پہاڑی سلسلے ایلپس کی جانب بھیجا۔ ومپر کو پیمائی سے اتنا لطف اندوز ہوا کہ وہ سوئٹزرلینڈ کی مشہور پہاڑی چوٹی جو 14685 فٹ بلند تھی، کو پہلی مرتبہ سر کرنے والا اولین شخص بن گیا۔

سب سے کم بارش والی جگہ

جنوبی امریکہ کے ملک چلی کے صحرائی خطے اٹاکاما میں کم از کم چار سو سال سے بارش کا کوئی خاص ریکارڈ نہیں ملتا۔ مگر عجیب بات ہے کہ چلی میں وہ مقام بھی موجود ہے جہاں بہت کثرت سے بارش ہونے کا ریکارڈ بنا۔

نمکین پانی والی سب سے بڑی جھیل

دنیا میں نمکین پانی کی سب سے بڑی جھیل دراصل سوویت یونین اور ایران کے درمیان واقع کیسپین کا سمندر ہے۔ یہ خشکی سے گھرا ہوا دنیا کا سب سے بڑا پانی کا ذخیرہ ہے۔ نمکین پانی کی یہ جھیل 152084 مربع میل چوڑی ہے۔ اور یہ براعظم یورپ کے سب سے گہرے نشیب میں واقع ہے۔ اور یہ سطح سمندر سے 92 فٹ نیچے ہے۔

باقی صفحہ 5 پر

بقیہ صفحہ 1

بی-اے بھی کیا- میٹرک کے بعد ٹائپ وشارٹ ہینڈ سیکھ کر آپ نے سیشن کورٹ میں ملازمت کی اور 1937ء میں ملازمت ترک کر دی اور لاہور آ گئے- یہاں احسان دانش کے رسالہ ''گنجینۂ اردو'' کے نائب مدیر مقرر ہوئے- دو سال بعد رسالہ بند ہو گیا تو 1939ء میں کوآپریٹو میں ملازمت کر لی-

جماعتی خدمات

1945ء میں آپ قادیان گئے (قادیان اکثر تعطیلات میں جایا کرتے تھے) تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ سنا جس میں آپ نے وقف کی تحریک کی تھی چنانچہ آپ نے وقف کی درخواست دے دی اور 1946ء میں آپ کا وقف منظور ہو گیا- حضرت مصلح موعود نے آپ کو صحافت کی عملی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے برصغیر کے عظیم صحافی اور روزنامہ **انقلاب** لاہور کے ایڈیٹر جناب عبدالمجید سالک کے پاس بھجوایا جہاں دو سال تک ٹریننگ لی- قیام پاکستان کے بعد آپ نے حضرت مصلح موعود کو صحافت کی ٹریننگ مکمل کرنے کے بعد رپورٹ کی- تقسیم ہند کے بعد حالات یکسر بدل چکے تھے- حضور نے آپ کو اپنا پریس سیکرٹری مقرر کیا- اس کے علاوہ آپ روزنامہ الفضل اور بعض دوسرے دفاتر کے ساتھ بھی منسلک رہے- 1952ء میں حضرت مصلح موعود کی اجازت سے رسالہ ''**لاہور**'' جاری کیا-

لاہور کی جماعت میں آپ کو نمایاں خدمات کی توفیق ملی ہے- اپنی تحریروں کے علاوہ جماعت کی ایسی خاموش خدمت کی بھی توفیق ملی جس کے اظہار کے لئے الفاظ ناکافی ہیں- وفات کے وقت آپ جماعت لاہور کے سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے-

جلسہ ہائے سالانہ پر نظم خوانی کا اعزاز

آپ کو جلسہ ہائے سالانہ پر حضرت مصلح موعود کا کلام سالہا سال تک پڑھنے کا اعزاز حاصل ہے اس کے علاوہ آپ اپنی نظمیں بھی مسحور کن مترنم آواز میں سنایا کرتے- آپ نے 1939ء کے خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر جماعتی اجتماعات سے نظم خوانی کا آغاز کیا اور نصف صدی تک یہ سلسلہ جاری رہا- آپ کو جلسہ سالانہ قادیان' ربوہ اور لندن میں نظم خوانی کا اعزاز حاصل ہے-

آپ کی صحافت

آپ نے اپنی صحافتی زندگی کا آغاز تو 1937ء میں کر دیا تھا جب احسان دانش کے رسالے ''گنجینۂ اردو'' کے آپ نائب مدیر تھے- حضرت مصلح موعود کی ہدایت پر آپ نے تقریباً دو سال تک جناب عبدالمجید سالک کے پاس رہ کر عملی ٹریننگ لی اور ایک منجھے ہوئے صحافی کے طور پر اپنے آپ کو دوران ٹریننگ ہی منوا لیا جس کا اظہار جناب سالک نے بھی کیا-

1952ء سے 2002ء تا دم آخر پچاس سال تک ہفت روزہ **لاہور** کی ادارت کر کے آپ نے اپنے صحافتی جوہر دکھائے آپ کے زوردار اداریئے' حقائق پر مبنی شذرات' تاریخی حوالوں سے آراستہ مضامین' ادب کے شہ پارے' تنقید کے شاہکار آپ کی یادگار کے طور پر رسالہ **لاہور** میں محفوظ ہیں- ہفت روزہ **لاہور** سولو جرنلزم (یک رکنی صحافت) کا مظہر تھا- جس میں آپ کئی قلمی ناموں مثلاً راہ گیر' ابن سبیل' ابو طاہر فارانی مولانا صدیق الحسن نعمانی وغیرہ سے لکھتے تھے- ریڈیو پاکستان سے ایک عرصہ تک آپ کے سیاسی تبصرے نشر ہوتے رہے-

آپ کی شاعری

جناب سالک کے اخبار **انقلاب** میں آپ کی غزلیں نظمیں آغاز جوانی سے ہی چھپنی شروع ہوئی تھیں- جماعتی اخبارات وجرائد میں آپ کا کلام نصف صدی سے اشاعت پذیر ہوتا رہا- پاکستان بننے کے بعد آپ ریڈیو پاکستان کے مشاعروں اور ملک کے اہم مشاعروں کی جان ہوا کرتے تھے- پاکستان ٹیلی ویژن پر بھی آپ نے مشاعروں میں شرکت کی- ہندوستان اور مشرقی پاکستان کے مشاعروں میں بھی آپ بلائے گئے اور آپ ادبی حلقے میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے- 1974ء کے بعد آپ پر سرکاری میڈیا کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا- لیکن ملک کے ادبی حلقے آپ کی شاعری کے ہمیشہ ہی معترف رہے- اس سلسلہ میں 20 نومبر 1999ء کو لاہور کے ایک مقامی ہوٹل میں آپ کے اعزاز میں ادارہ تعمیر نو لاہور کی جانب سے ایک تقریب ہوئی جس کی صدارت جناب احمد فراز نے کی اور چوٹی کے شعراء و دانشوروں نے آپ کے بارہ میں مضامین پیش کئے- ان میں جناب منو بھائی' محترمہ کشور ناہید' جناب احمد سعید کرمانی اور راجہ غالب احمد صاحب شامل تھے- تقریب میں جناب احمد فراز نے کہا کہ ثاقب صاحب جیسے لوگ شخصیتیں نہیں یہ تہذیبیں ہوتی ہیں ان کی حفاظت کرنا ضروری ہوتا ہے- آپ کے متعدد شعری مجموعے منصۂ شہود پر آ چکے ہیں-

خدام الاحمدیہ نے قیام پاکستان سے قبل ''ہمارے نغمے'' کے عنوان سے آپ کا ایک کتابچہ شائع کیا- ایک مجموعہ ''ماہ کامل'' کے نام سے شائع ہوا دوسرے مجموعوں میں دور خسروی' شہاب ثاقب' نوید منزل اور تازہ مجموعہ نعت ''آہنگ حجاز'' شائع ہوا ہے-

مقدمات

آپ کو ملکی قوانین کے تحت تو ہر دور میں ہی کئی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس کے ساتھ ساتھ جماعت کے خلاف جاری آرڈیننس کے حوالے سے بھی متعدد مقدمات سے گزرنا پڑا- خصوصاً 1974ء اور 1984ء کے آرڈیننس کے بعد بے انتہا مشکلات کا سامنا کرتے رہے-

اولاد و پسماندگان

آپ نے اپنے پسماندگان میں اپنی اہلیہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:-

(1) مکرم طاہر محمود صاحب زونل چیف نیشنل بنک آف پاکستان بہاولنگر- آپ کی اہلیہ مکرمہ نعیمہ سلہری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور ہیں اور معروف مقررہ ہیں-

(2) مکرم ظاہر فاروق صاحب مقیم کینیڈا بزنس مین ہیں-

(3) مکرم انور مسعود احمد صاحب ایم ایس سی فزکس لاہور میں الیکٹرانکس کے شعبہ سے منسلک ہیں-

(4) مکرم یاسر منصور احمد صاحب پرنٹر و پبلشر ہفت روزہ **لاہور**-

محترم ثاقب زیروی صاحب کے دو بھائی اور دو بہنیں تھیں- آپ کے ایک بھائی مکرم محمد اقبال صاحب تو جوان عمری میں ہی وفات پا گئے تھے جبکہ دوسرے بھائی مکرم محمد بشیر زیروی صاحب مرحوم آف لاہور کو جماعتی خدمت کی توفیق ملی- آپ کی ایک بہن محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نیاز الدین صاحب سلہری مرحوم لاہور بقید حیات اور جماعتی خدمت کی توفیق پاتی رہی ہیں-

محترم ثاقب زیروی صاحب کی شخصیت محنت' تنظیم' وقف اور جہد مسلسل سے عبارت تھی- جماعت اور خلافت کے ساتھ وابستگی اور سچی وفاداری رکھتے تھے اور آپ نے ساری عمر اس امانت کی حفاظت کے لئے گزار دی اور اپنی اولاد کو بھی اسی کی تلقین کرتے رہے- آپ ایک نڈر غیرت مند اور بااصول آدمی تھے اور اس کے لئے آپ نے بھی اصولوں پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا- آپ کے اعلیٰ حکومتی اور سیاسی شخصیات سے گہرے تعلقات رہے ہیں لیکن کبھی کسی سے اپنی ذات یا اولاد کے لئے مفاد حاصل نہیں کیا-

اللہ تعالیٰ محترم ثاقب زیروی صاحب کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے- نیز آپ کی اولاد میں بھی وہی جذبہ اور حصول مقصد کا جنون پیدا کرے جو جناب ثاقب زیروی میں تھا- صحافتی اقدار کا علم بردار آج اگرچہ آسودۂ خاک ہے مگر پچاس سالہ رسالہ **لاہور** کی تحریروں میں ہمیشہ زندہ رہے گا-

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرم سید نیر ذیشان صاحب مقیم امریکہ ابن مکرم سید ارشد احمد صاحب راولپنڈی کا نکاح ہمراہ مکرمہ سیدہ روبینہ منیر صاحبہ بنت مکرم سید منیر احمد صاحب ربوہ بعوض مہر پانچ ہزار یو-ایس ڈالر مورخہ 29 دسمبر 2001ء کو بیت المبارک میں بعد نماز ظہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے پڑھا- مکرم سید نیر ذیشان صاحب محترم سید احمد شاہ صاحب مرحوم سابق مربی مغربی افریقہ کے پوتے اور محترم سید مختار احمد صاحب ہاشمی کے نواسے ہیں- جبکہ سیدہ روبینہ منیر صاحبہ محترم محمد شریف ہاشمی صاحب کی نواسی اور حضرت سید قاضی حبیب اللہ شاہ صاحب آف شاہدرہ رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی ہیں- محترم سید ارشد احمد صاحب حضرت پیر سراج الحق نعمانی سرساوی رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے ہیں- احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی علمی ریلی

نظارت تعلیم خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر انتظام مورخہ 9 تا 14 جنوری 2002ء تک تیسری علمی ریلی کا انعقاد کیا گیا- اس ریلی میں 11 علمی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں تلاوت' مطالعہ قرآن' حفظ ادعیہ' تقریر اردو و انگریزی' کوئز مطالعہ کتب' کوئز خطابات امام' بیت بازی اجتماعی' معلومات اجتماعی' مضمون نویسی اور پرچہ مرکزی امتحان کے مقابلہ جات ہوئے-

مورخہ 14 جنوری بروز سوموار بعد نماز مغرب دفتر مقامی کے ہال میں علمی ریلی کی اختتامی تقریب ہوئی جس کے مہمان خصوصی مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب سابق نائب ناظر مال و سابق مہتمم مقامی تھے- ناظم صاحب تعلیم ربوہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس ریلی میں 38 حلقہ جات کے 247 خدام نے مقابلہ جات میں شرکت کی جبکہ یہ مقابلے ربوہ میں 8 مختلف مقامات پر منعقد ہوئے- آخر پر مہمان خصوصی نے اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب فرمایا-

★ نیا سال مبارک ہو ★

تشخیص بھی آسان ☆ علاج بھی آسان
''آسان علاج بیگ''

جرمنی سیل بند ہومیو پیتھک ادویات سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر' آزمودہ (20) مجربات پر مشتمل ہے- جو سفر کے دوران اور عام موسمی امراض کے علاج میں نہایت شفاء بخش اور مفید ثابت ہوئے ہیں- فارمولہ اور طریقہ استعمال ہر شیشی پر دستیاب ہے-

قیمت رعایتی -/300 بمع ڈاک خرچ -/370

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون: 212399

خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ بدھ 16-جنوری غروب آفتاب 5-30
☆ جمعرات 17-جنوری طلوع فجر 5-41
☆ جمعرات 17-جنوری طلوع آفتاب 7-06

توقع ہے بھارتی فوج واپس چلی جائے گی

وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ صدر مشرف کے قوم سے خطاب کا پاکستانی عوام نے خیر مقدم کیا- اسی طرح بین الاقوامی برادری کا ردعمل بھی انتہائی اچھا ہے- عالمی رہنماؤں کی جانب سے حمایت کے پیغامات ملنے پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں- دفتر خارجہ میں پریس بریفنگ کے دوران انہوں نے کہا کہ بھارتی وزیر خارجہ کی جانب سے دیئے جانے والے ردعمل کو ہم نے نوٹ کیا جس میں بھارت کی حکومت سے مذاکرات کے آغاز کی خواہش کا اظہار کیا گیا ہے- انہوں نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں بہت جلد ہم صحیح سمت میں پیش قدمی کریں گے- انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کا جہاں تک تعلق ہے بھارت پاکستان کے مؤقف سے پوری طرح آگاہ ہے- پاکستان کشمیریوں کی آزادی کی جدوجہد کی سیاسی اخلاقی اور سفارتی مدد جاری رکھے گا- انہوں نے کہا کہ ہم کشیدگی نہیں چاہتے بلکہ کشیدگی کا خاتمہ چاہتے ہیں ہم اس سمت میں کوشش جاری رکھیں گے جب صورتحال بہتر ہوگی ہم امید کرتے ہیں کشیدگی کم ہو جائے گی انہوں نے مزید کہا کہ توقع ہے بھارتی فوج واپس چلی جائے گی- پاکستان کو دفاع کے لئے ضروری اقدامات کرنے پڑے ہیں کیونکہ بھارت نے کثیر تعداد میں فوجی پاکستانی سرحد اور کنٹرول لائن پر بھیج دی ہیں-

کشیدگی کا ذمہ دار بھارت ہے صدارتی ترجمان

میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ صدر مشرف پاکستان اور اس کے عوام کو مقدم ترین سمجھتے ہیں- سرحدوں پر سے پاکستان کی افواج اس وقت تک واپس نہیں بلائیں گے- جب تک بھارتی افواج واپس نہیں چلی جاتیں- سرحد پر کشیدگی بھارتی فوجیوں کے جارحانہ اجتماع نے پیدا کی اسے ختم کرنا بھی بھارت کی ذمہ داری ہے-

کولن پاول آج صدر مشرف سے ملاقات کریں گے

امریکی وزیر خارجہ کولن پاول آج اسلام آباد میں صدر جنرل مشرف سے ملاقات کریں گے وزارت خارجہ کے حکام نے بتایا کہ کولن پاول ایک روزہ دورے پر آج اسلام آباد پہنچ رہے ہیں- تاہم حکام نے پاول کے دورے کے بارے میں دیگر تفصیلات کا ذکر نہیں کیا- جو امریکہ کی طرف سے حفاظتی اقدامات کے طور پر نہیں بتائی گئیں-

سرحدوں سے فوج واپس نہیں بلائیں گے

بھارت نے سرحدوں سے فوج واپس بلانے سے انکار کر دیا ہے کہ جب تک پاکستان دہشت گردی کو موثر طور پر ختم نہیں کرتا سرحدوں سے فوج واپس نہیں بلائی جائے گی- امریکی دورہ پر روانگی کے موقع پر غیر ملکی صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے بھارتی وزیر دفاع نے کہا سرحدوں پر بھارتی فوج کی تعیناتی کا کام مکمل ہو چکا ہے- جبکہ کشیدگی میں کمی اور فوجیں واپس بلانے کی بات تبھی ہو سکتی ہے جب پاکستان سرحد پار سے دہشت گردی کا خاتمہ کر دے-

مالیاتی خسارہ کم ہو گیا

وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ حکومت کی دوستوں والی اقتصادی پالیسی کی کامیابی کے نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں اور مالیاتی خسارہ 7.0 فیصد سے کم ہو کر 5.2 فیصد تک رہ گیا ہے- پی ایس ڈی ای کے 17ویں سالانہ عام اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا ہے- کہ معیشت کے بنیادی ڈھانچے میں اصلاحات کے ذریعے ٹھوس پیداوار کی راہ ہموار ہو گئی ہے جبکہ موجودہ اکاؤنٹ کا خسارہ جو 1990ء کے ابتدائی نو سال تک 5 فیصد رہا اب کم ہو کر صرف 2 فیصد رہ گیا ہے شوکت عزیز نے کہا کہ ہمارا غیر ملکی قرضوں کی ادائیگی کا خسارہ 1990ء میں 22 ارب ڈالر تھا- بڑھتے بڑھتے 1999ء میں 38 ارب ڈالر تک پہنچ گیا تھا- مگر فوجی حکومت کے دو سال میں کوئی مزید اضافہ نہیں ہوا-

صدر بش بے ہوش ہو کر گر پڑے

امریکی صدر جارج واکر بش فٹ بال کا ایک مقابلہ دیکھتے ہوئے بسکٹ کھانے کے دوران سانس کی نالی بند ہونے کے باعث بے ہوش ہو گئے اور صوفے سے نیچے گر گئے- پھر چند سیکنڈز کے بعد ہوش میں آ گئے انہوں نے اپنی اہلیہ اور نرس کو بلایا- صدر کی بائیں گال اور نچلے ہونٹ پر معمولی زخم آئے-

سٹاک مارکیٹوں میں تیزی

ملکی سٹاک مارکیٹوں میں زبردست تیزی کا رجحان رہا جس سے لاہور اور کراچی سٹاک مارکیٹوں کی مجموعی سرمایہ کاری میں 12 ارب 40 کروڑ روپے کا اضافہ ہو گیا- صدر مملکت جنرل مشرف کی تقریر کا مارکیٹ پر مثبت اثر پڑا- سرمایہ کاروں نے مارکیٹ میں بڑی سرمایہ کاری کی- غیر ملکی سرمایہ کاروں کے ساتھ ساتھ ملکی مالیاتی ادارے بھی سرمایہ کاری کے لئے دلچسپی لیتے رہے- مارکیٹ میں تیزی کے باعث کراچی سٹاک مارکیٹ کے انڈیکس میں 5302 پوائنٹس کا اضافہ ہوا جس سے .. پی مارکیٹ کا انڈیکس 1400 پوائنٹس کی حد کراس کر گیا- لاہور سٹاک مارکیٹ میں 9.82 پوائنٹس کا اضافہ ہوا- جس سے ایل ایس ای انڈیکس 253.49 پوائنٹس ہو گیا-

جسٹس ارشاد نئے الیکشن کمشنر

صدر جنرل مشرف نے سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس ارشاد حسن خان کو نیا چیف الیکشن کمشنر مقرر کیا گیا- سابق چیف الیکشن کمشنر عبدالقدیر چوہدری کی گزشتہ سال دسمبر میں ریٹائرمنٹ کے بعد سے چیف الیکشن کمشنر کا عہدہ خالی تھا جس کے لئے چیف جسٹس ارشاد حسن خان' مختار جونیجو اور دیگر کے نام زیر غور تھے- وزارت قانون نے سابق چیف جسٹس ارشاد حسن خان کو نیا چیف الیکشن کمشنر تعینات کرنے کا باضابطہ نوٹیفیکیشن جاری کر دیا-

سرگودھا ریج میں 2001ء میں 342 افراد قتل ہوئے

ڈی آئی جی سرگودھا آفتاب سلطان نے بتایا کہ 2001ء میں سرگودھا ریج میں 342 افراد قتل ہوئے اور مختلف نوعیت کے 13932 مقدمات درج ہوئے جن میں 342 قتل' لڑائی جھگڑوں کے 1904' پولیس مقابلہ کے 10 زیادتی کے 100' اغوا کے 276' ڈکیتی کے 209 مقدمات جبکہ 370 اشتہاری' 403 عدالتی مفرور' 1659 منشیات فروش اور 2708 مسلح افراد کو گرفتار کیا گیا-

بقیہ صفحہ 2

"قرآن شریف نے جس طرز سے ملائک کا حال بیان کیا ہے وہ نہایت سیدھی اور قریب قیاس راہ ہے اور بجز اس کے ماننے کے انسان کو کچھ بن نہیں پڑتا قرآن شریف پر بدیہہ تعمق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان بلکہ جمیع کائنات الارض کی تربیت ظاہری و باطنی کے لئے بعض وسائط کا ہونا ضروری ہے اور بعض بعض اشارات قرآنیہ سے نہایت صفائی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض وہ نفوس طیبہ جو ملائک سے موسوم ہیں ان کے تعلقات طبقات سماویہ سے الگ الگ ہیں-

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 ص 70)

خالص شہد

چھوٹی مکھی -/240 روپے کلو ‖ بڑی مکھی -/120 روپے کلو

یاد رہے کہ خالص شہد جم بھی جاتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

تازہ گلاب کی ورائٹی

گلشن احمد نرسری ربوہ میں تازہ گلاب ہر وقت دستیاب ہے آپ کی پسند کے گلدستے' بوکے' باسکٹ' گجرے اور ہار وغیرہ دستیاب ہیں اور آرڈر پر بھی تیار کئے جاتے ہیں- شادی بیاہ کے مواقع پر خوبصورت ہار اور گلاب کی پتیاں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں- اس کے علاوہ دیسی اور امپورٹڈ گلاب کی قلمیں اور پودے دستیاب ہیں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

کاروں کی سروس اور مرمت کے لئے

ماڈرن کاہلوں پر تشریف لائیں

بروز جمعہ بھی 12 بجے تک - سرگودھا روڈ ربوہ

العطاء جیولرز

DT-145-C کری روڈ

ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی

پروپرائیٹر - طاہر محمود ☎ 4844986

مکان برائے فروخت

ربوہ کے انتہائی پرسکون ماحول میں ایک عدد مکان برقبہ 10 مرلہ برائے فوری فروخت ہے جہاں تمام سہولیات زندگی میسر ہیں

برائے رابطہ لاہور: 042-5184324

SAIGAL SONS
SAIGAL SONS — CLEARING & FORWARDING AGENT — Z.N. TRADING
Z.N.TRADING (SINGAPORE) PTELTD

SAIGAL SONS | Z.N. TRADING

4th Floor, Room#6,
Noman Tower,
Marston Road,
Karachi-Pakistan.
Tel: 7736559,7732860,
7731692
Fax: (92-21) 7720723

75 High Street No 05-02,
Wisma Sugnomal
Singapore, 179435
Tel: 338 3861,338 9679
Fax: 338 3862
E-mail: sidra@singnet.com.sg
Website: http://zntrade.hypermart.net./

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61